عند ذکر الاولیاء تنزل الرحمۃ

بعونِ قادرِ مطلق وفضلِ رسولِ برحق درین ایامِ نضارت انضمام این گلدستۂ خمسہای رنگین و مجموعۂ
مناقبِ محبوبانِ رب العلمین - گلِ تازۂ گلستانِ فصاحت موسوم باسمِ تاریخی

بہارِ بوستانِ عقیدت

۱۳۱۱ھ

متضمن محامدِ حضور غوث الاعظم محبوبِ سبحانی رضی اللہ عنہ وارضاہ عنا معروف بہ

باغ و بہارِ جیلان

۱۳۱۱ھ

مشتمل بر مدائحِ حضراتِ خواجگانِ چشت رحمۃ اللہ علیہم اجمعین مشہور بہ

چشمۂ کرم چشت

۱۳۱۱ھ
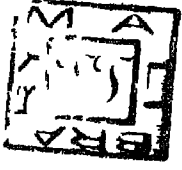
ازنتائج ابکارِ افکارِ عالیجاہ والا پائگاہ خوش گفتار جناب مولوی ستار بخش صاحب ستار شاگردِ حضرت مولوی
محمد امتیاز احمد صاحب تاثیر و پاک نہاد خوش اعتقاد ستودہ شیم جناب مولوی محمد کرم احمد صاحب

مطبع مجتبائی طبع گردید

بسم اللہ الرحمن الرحیم
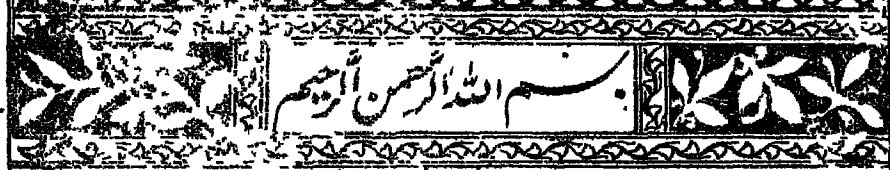
مجھ عشق غوث ہون ماوشما سی کیا غرض | دوست دشمن آشنا نا آشنا سے کیا غرض
غوث کے کشتیبان ہین میرے ناخدا سی کیا غرض | ہین فدا غوث ہون شاہ و گدا سی کیا غرض

ذرۂ خورشید کو نورِ سہا سے کیا غرض

تشنۂ دیدار کو آبِ بقا سے کیا غرض | کشتۂ تیغ محبت کو فنا سے کیا غرض
مبتلائی غوث کو دامِ بلا سے کیا غرض | ہین فدائی غوث ہون شاہ و گدا سی کیا غرض

ذرۂ خورشید کو نورِ سہا سی کیا غرض

بس ہی ہای جسکے سر مین ایک شاخ گل کی بو | جانتا ہون مشرق [illegible] رخ محبوب کو
لاکھ اسمین زینت باغِ جنان ہی کیون نہو | دوستو سیر چمن کی مجکو مت تکلیف دو

عاشقِ بغداد کو گل کی فضا سی کیا غرض

ہی تمنا ہر گھڑی لب پر اونہین کی یاد ہو — سیر ہین ہیں نشۂ جامِ مے بغداد ہو
جان ہو اونہین محو فکر غیر سے آزاد ہو — دل اونہین کی دم قدم سے شاد ہو آباد ہو

اپنے ویرانہ کو جمعِ بی وفا سے کیا غرض

عشق مین بغداد کی ہو رنگ فق چہرہ ہو زرد — اشک ہون آنکھون سے جاری ہو لبو پر آہ سرد
چاک ہو جیب گریبان ہو پڑی چہرہ پہ گرد — روز افزون مجکو ہو شوقِ درِ والا کا درد

جو مریضِ عشق ہو اوسکو دوا سے کیا غرض

تلگئی اوسکی بلا جسپر ہوا اونکا کرم — غوثِ اعظم کا ہی سب مخلوق پر فیضِ اتم
گردنین ہین اولیا کی روبرو حضرت کے خم — حکمِ حق سے ہر ولی کی سر پہ ہی اونکا قدم

صاحبِ اسلام کو چون و چرا سے کیا غرض

ہی وہی مخدوم سب اقطاب و اوتاد کا — ہی وہ حاکم آب و آتش اور خاک و باد کا
ہی ازل سے وہ اوجالا عالمِ ایجاد کا — تا ابد رخشان ہی نور اوس سیدالافراد کا

جلوۂ شمس الضحی کو اختفا سے کیا غرض

ہین تزلزل دور دورے عالمِ اسباب کی — ہین بدلتی دم بدم احوال شیخ و شاب کی
طوطے اوڑتی ہین یہان فکرِ اولی الالباب کے — بولکر ہو جاتی ہین چپ مرغ سب اقطاب کی

لیکن اونکے مرغ کو اس ماجرا سے کیا غرض

ساقیِ کوثر کا لطف عام ہے اونپر تمام ہے مئِ تسنیم سے لبریز نکیسر اونکا جام
اونکے سنوالی ہین فضلِ مصطفےٰ سی شاد کام اونکی عاشق مست خمِ وصلِ حق ہی ہین مدام
صحنِ باغ و مطربِ شیرین ادا سے کیا غرض

قلزمِ جود و سخاوت کی ہین وہ دُرِّ یتیم دوسرا ہی کون حضرت سا کریم ابن کریم
سب پہ بانہ پر ہمیشہ اونکا ہے لطفِ عمیم جو ملا اونکو رسولُ اللہ سے فضلِ عظیم
کیا علاقہ اوسکو حد سے انتہا سی کیا غرض

سب زمین سی تا فلک ہی آپکے زیرِ قدم تھا رسولُ اللہ کا دوشِ مبارک پر قدم
تاجدارِ اولیا کیونکر نہ سمجھین اونکو ہم اہلِ عرفان اونکو افضل کہتے ہین کہا کر قسم
کذب کا کیا ذکر اسمین افترا سے کیا غرض

وہ شہِ دین حکم پا کر جنکا مردی جی اوٹھین جو مریضو نکو شفا چاہین تو اکدم بھر مین دین
عقدۂ لاحل اشارہ سے وہ دم مین حل کرین فضل کا ہو اونکی پھر بھی کوئی منکر تو ہین
ایسے بی انصاف بیدین بیحیا سی کیا غرض

ہی ہمارے واسطے صحنِ چمن کنجِ قفس جانتے ہین لالہ و نسرین مثالِ خار و خس
ہین غلامِ قادری اللہ بس باقی ہوس صبغۃ اللہ عاشقانِ غوث کا بانا ہی بس
زعفران بیکار ہے رنگِ حنا سی کیا غرض

ہی بھروسہ جسکو ہر دم غوث کی امداد کا
دام کا ڈر ہی نہ کھٹکا ہی اوسے صیاد کا
وسوسہ کیا آسے دلمین اوسکی فکر زاد کا
سنگریزہ جسکو ملجاے رہ بغداد کا
اوسکو دُر کیا مال ہے سیم و طلا سی کیا غرض

بہتی وہ حق نے دی جاروبکش کو آپکے
سامنی اوسکے سلاطین جہانکے سر جھکے
تاج شاہی کیون نہ قدمونکے تلے وہ پھینکدے
خاکروبی جسکو پلکونسے ملے وانکی اوسے
چتر شہ بیقدر ہی بالِ ہما سے کیا غرض

قابل لطف و کرم گرچہ مری حالت نتھی
پر توجہ ہے یہہ سب مجہپر اوسی سرکار کی
ہون نصیبہ کا سکندر واہ ری قسمت مری
حبذا خاک در محبوب مجہکو مل گئی
حاجت اکسیر کیا ہی کیمیا سے کیا غرض

دلمین آنکھون مین ہی بسا جلوہ روئے حضور
ہی جمال رخ سے روشن اپنا سینہ مثل طور
دولت دنیا کا ہون سائل کبھی میں کیا ضرور
اپنی پیشانی پہ ہی سنگ در اقدس کا نور
گوہر نایاب و لعل بے بہا سے کیا غرض

اپنے دلکا ہی شہا اک توہی تو مدنظر
سیر ہین آنکھین نہین جگر مین دلمین ہے تیرا گزر
ظاہرا گو دور ہون اوس آستانہ سی مگر
گنبد انور کا ہر دم ہی کلس پیش نظر
ماہ پر انوار و مہر پر ضیا سے کیا غرض

مین ہون دیوانہ نہین عالم کی مجکو کچھ خبر — کیا زمین و آسمان ہین اور کیا شمس و قمر
ہے تجلی شبکۂ پُرنور کی پیشِ نظر — آنکھ کے پردے مین ہر دم ہی وہ جالی جلوہ گر

ہے عبث کحل الجواہر اور جلا سی کیا غرض

بارک اللہ کوچہ بغداد ہے اپنا مقام — گلشنِ فردوس کیا ہی اور کیا دار السلام
عطرِ جنت سی مجھے مطلب نہ بوی گل سی کام — بوی کوی پاک سی اپنا معطر ہے مشام

نافہ مشکِ ختن سی اور خطا سے کیا غرض

وہ علی کی جان رسول اللہ کے لختِ جگر — تابعِ فرمان ہین سب جنکے ملک جن و بشر
جنکے قبضے مین خدا نے کر دیے ہین بحر و بر — چاہ مین ڈوبا ہون انکی جان ہے تازہ دل ہی تر

بحر کا سائل ہون کیون ابر سخا سی کیا غرض

سر پہ موزون جنکے محبوبی کا زیبا تاج ہی — جنکو حق نے دیدیا دونون جہانکا راج ہی
جنکے تیرِ ناز کا سینہ مرا آماج ہے — پای بوسی اونکے مستونکی مرا معراج ہی

تخت سے مطلب ہی کیا تاج و لوا سی کیا غرض

ہی جو معشوقِ خدا وہ جانِ جانان اپنا ہی — لطف اوسکا دو جہان مین ساز و سامان اپنا ہی
ذکر اوس محبوبِ حق کا دین و ایمان اپنا ہی — نامِ شاہنشاہِ جیلان مونسِ [illegible] اپنا ہی

نغمہ [illegible] سی کیا غرض

نامِ پاکِ خالقِ ہر دو سرا ہر دم ہے ورد
یا محمدؐ یا علیؑ مشکلکشا ہر دم ہی ورد
ذکرِ اہلبیتِ محبوبِ خدا ہر دم ہے ورد
اسمِ اعظم غوثِ اعظم کا مرا ہر دم ہی ورد
حاسدونکا کیا خطر اہلِ دغا سے کیا غرض

نام پر مین غوث کی قربان ہون دلسی جانسی
حاسدِ بد مین حسد سی اپنی گو جلتا رہے
دشمنی مجھسے جہان مین جسکا جی چاہی کرے
شکرِ حق ہین میرے حامی غوثِ اعظم پیر مجھے
ظالمون کی کیا ہی پروا او جفا سے کیا غرض

ہی قیامت کی مصیبت آفتین آئی ہین گھر
شورشِ اعدا ہی ہین تخریب پر میری مُصر
پر کسی غم سے نہین ہی میری خاطر منتشر
ہین مدد پر میری جب وہ افضل الاقطابؒ پیر
کیا عدو کا ڈر مجھے فکرِ بلا سے کیا غرض

کیون بلیاتِ دوعالم کی ہو فکرِ پیش و پس
غوثِ اعظم ہر بلا مین ہین مری فریادرس
کیا ہی پروا گر نہین ہی کوئی ہمدم ہمنفس
عون ہی اوس نورِ عینینِ علیؑ کی مجھکو بس
کیا تعلق غیر سے ہی ما سوا سے کیا غرض

سنگِ فرقت سی ہی میرا شیشۂ دل چور چور
پیرِ بغدادسی جان ہی پر از کیف و سرور
گو بدایون مین پڑا ہون روضۂ اقدس سی دور
جانمین ہی نورِ حضور اور دلمین ہی اونکا ظہور
منتِ قاصد ہی کیا بادِ صبا سے کیا غرض

مانگتا ہوں قادرِ مطلق سے ہر دم یہہ دعا — نزع میں ہو ہمنفس بغداد کی دلکش ہوا
دیکھکر وہ تابشِ انوارِ روے پرضیا — تارِ عشقِ غوثؓ سے کاش اپنی ہستی ہو فنا

کیا ہے عمرِ جاودان آبِ بقا سے کیا غرض

غوثِ اعظم قطبِ اکرم جامع الاوصاف ہین — سیدُ الافراد ہین اور اشرفُ الاشراف ہین
منکشف اسرار اونپر قاف سے تا قاف ہین — مشرق و مغرب مثالِ شیشۂ شفاف ہین

اونکے آگے طولِ عرضِ مدعا سے کیا غرض

غوثؓ کا خارج ہی رتبہ حیطۂ ادراک سے — فضل اونکو وہ ملا ہی صاحبِ لولاک سے
کیا علاقہ ہی ہمین ستار خوف و باک سے — ہم فقیرِ غوثؓ ہین فضلِ رسولِ پاک سے

دو جہان مین دوسرون کی التجا سے کیا غرض

محی الدین دستگیر

بلادُ اللہ کی جان ہی دلِ امصار ہی بغداد — مطافِ اہلِ ایمان کعبۂ ابرار ہی بغداد
تجلی گاہِ نورِ ایزدِ غفار ہے بغداد — زمین پر جلوہ افگن فیض کا گلزار ہی بغداد

درِ اسرار ہی اور مظہرِ انوار ہے بغداد

بہار باغِ قدرت غیرتِ گلدستۂ ایجاد | دو عالم کا خلاصہ انتخابِ گلشنِ ارشاد

دفینہ نقدِ ایمان کا ہے دارِ سیدُ الافراد | زمین پر جلوہ افگن فیض کا گلزار ہے بغداد

درِ اسرار ہے اور مظہرِ انوار ہے بغداد

غیاثِ مستمندان ہے وہ دربارِ شہِ جیلان | ملاذِ جن و انسان ہے وہ دربارِ شہِ جیلانؒ

امیدِ خستہ حالان ہے وہ دربارِ شہِ جیلانؒ | مرادِ نامرادان ہے وہ دربارِ شہِ جیلانؒ

عجب بحرِ فیوضِ قادرِ مختار ہے بغداد

بہارِ نوبہاران ہے وہ دربارِ شہِ جیلان | فروغِ دین و ایمان ہے وہ دربارِ شہِ جیلانؒ

محیطِ فضلِ یزدان ہے وہ دربارِ شہِ جیلان | مرادِ نامرادان ہے وہ دربارِ شہِ جیلانؒ

عجب بحرِ فیوضِ قادرِ مختار ہے بغداد

شریعت کا نگہبان ہے وہ دربارِ شہِ جیلان | طریقت کا گلستان ہے وہ دربارِ شہِ جیلانؒ

حقیقت کا خیابان ہے وہ دربارِ شہِ جیلان | مرادِ نامرادان ہے وہ دربارِ شہِ جیلانؒ

عجب بحرِ فیوضِ قادرِ مختار ہے بغداد

برستا ہے جہاں میں جسکی فیضِ عام کا باران | غلامی جسکی فخرِ قیصر و اسکندر و خاقان

وہ الٰہی جسکے ہیں حاجت داد کی خواہان | مرادِ نامرادان ہے وہ دربارِ شہِ جیلانؒ

عجب بحرِ فیوضِ قادرِ مختار ہے بغداد

عیان ساری خدائی مین ہین انوارِ شہ جیلانؒ | روان اطرافِ عالم مین ہین انہارِ شہ جیلانؒ
ترو تازہ ہی فیضِ حق سے گلزارِ شہ جیلانؒ | مرادِ نامرادان ہی وہ دربارِ شہ جیلانؒ
عجب بحرِ فیوضِ قادرِ مختار ہے بغداد

فضائل سے ہی اُس دربار کی میری زبان قاصر | رسولُ اللہ کا جلوہ علیؑ کی شان ہی یہان ظاہر
ہین پلتے نعمتِ دارین یانسی بیگمان نہ اسرا | درِ والا پہ ہین اقطاب و افرادِ جہان حاضر
طفیلِ غوثِ اعظمؓ مرجعِ اخیار ہی بغداد

یہہ ہی دربار افرادِ جہان کی شاہ و والی کا | نمایان ہی سراپا جلوہ اِسی جا بیمثالی کا
یہہ مظہر ہی عجب شانِ جمالی او جلالی کا | بیان ہو مرتبہ کیا مجھسے اِس سرکارِ عالی کا
کہ فرزندِ رسولُ اللہ کی سرکار ہی بغداد

نمایان شانِ رب المشرقین اُس سرزمین سے ہی | ظہورِ جلوۂ شاہِ حُنین اُس سرزمین سے ہی
نجف کا کربلا طیبہ کا زین اُس سرزمین سے ہی | عیان بوی حسنؑ خوی حسینؑ اُس سرزمین سے ہی
عجب باغ و بہارِ حیدرِ کرار ہے بغداد

نہین بغداد کا ہمسر ملا غربت مین عظمت مین | عجب بیمثل ہے نامِ خدا شوکت مین حشمت مین
خلاصہ باغِ ہستی کا ہی کیا صنعت مین زینت مین | نمونہ جنتُ الفردوس کا نزہت مین فرحت مین
زمین پر جلوہ گر نزدِ اولی الابصار ہی بغداد

یہہ دریا ہی سخی ابن سخی ہی فضلِ مولیٰ سی
خزانے نعمتِ دارین کی ہین سربسر لٹتے
مرادین دلکی ہی ستاریان جھمار ہین پاتے
فقیر اب جھولیان فضلِ رسول اللہ سی بھرتے
کہ جودِ عام کا دریائے فیض آتا ہی بغداد

مخمس دیگر

ملاذ و ملجائے اقطاب اور اوتاد ہی اجمیر
حق و باطل کی فارق ماحیِ الحاد ہی اجمیر
فیوضِ حق کی مخزن مظہرِ امداد ہی اجمیر
قدم سے خواجہ کی جب سی ہوئی آباد ہی اجمیر
کرم سے حق کے دارِ خیر و احسان و داد ہی اجمیر

ضیای مہرِ عرفان نورِ خواجہ سی یہان چمکی
یہان ہند میں گھٹا چھائی تھی طغیانِ ضلالت کی
قدم سے اُنکے ہی آباد دینِ پاک کی بستی
انہین کے دم سے توحیدِ خدا ہی ہند مین پھیلی
نہادِ ہند مین اسلام کی بنیاد ہی اجمیر

شرف ہی خالقِ اکبر نے وہ اجمیر کو بخشا
یہہ مجموعہ ہی بس اُن کی کمالات و فضائل کا
نظر آتا ہی یہان ہر دم خدا کی نور کا جلوہ
خطا ہی حصر فضل اُوس خطہ پر نور کا کرنا
بفضلِ رب محیطِ فضلِ بے تعداد ہی اجمیر

غرض کیا ہمکو ہون کیون گلشنِ جنت کی ہم دیکھی | درِ خواجہ پہ آ پہونچی ہوے سب اپنی قصے طی
گلستانِ جہان نظرون مین اپنی ہونگے کیون لاشی | دماغِ تازگی و ترکی مہکتا جسکی بو سے ہی

وہ تازہ نو بہارِ گلشنِ ایجاد ہے اجمیر

مچی ہی دھوم کوئی دولتِ دنیا کو ہی چاہی | کوئی ہی طالبِ اسرارِ باطن یان عقیدت سے
ملینگے مدعا ہو جائینگے دم بھر مین دل شاد | [illegible] ظاہر و باطن ہین خواجہ اہلِ حاجت سے

درِ امداد ہے اور مظہر [illegible] شادی ہی اجمیر

ہین دینار و عینی ہین خزانے حق کی قدرت کے | [illegible] کرامت کے ولایت کی عنایت کی
نکیون دم بھر مین عقدی حل ہون اربابِ عقیدت کے | [illegible] ظاہر و باطن ہین خواجہ اہلِ حاجت کی

درِ امداد ہے اور مظہرِ ارشاد ہے اجمیر

درِ خواجہ سے ملتا ہی جہان کو مدعا دل کا | اشارون مین ہین تو ہکیسو نکا کام و نیت
یہ وہ در ہی کہ دم مین فکرِ غم سی ہو گئے بی پروا | مرادِ دو جہان پاتی جہان ناکام و بے جا(?)

سرای شادی و عیش [illegible] شادی ہی اجمیر

بعد آداب حاضر ہین یہان ویسے خدا والے | [illegible] خلد ہی یہان سے ترکِ عرس کے [illegible]
سراسر یان عیان نورِ علی نور کی ہین جلوے | [illegible] کیا شوکت عرس کی [illegible]

سراپا مجمعِ اقطاب و اوتاد ہے اجمیر

ملائک آستانِ خواجہ پر آنکھیں بچھاتی ہیں — جہاں کے اولیا آکر یہاں گردن جھکاتی ہیں
نہ پوچھو کون کون آکر یہاں جلوے دکھاتی ہیں — رسول اللہ اہلِ بیت غوث الاعظم آتی ہیں

مدینہ ہے نجف ہی کربلا بغداد ہے اجمیر

ترا استانہ رشید جو غلام عبد القادر ہے — بظاہر شومیِ طالع سے گرچہ غیر حاضر ہی
مگر مرشد کی اس ارشاد پر تسکینِ خاطر ہے — فقیر قادری گو حاضری سی ابکی قاصر ہی

مگر دل سے بحمد اللہ ہر دم یاد ہے اجمیر

مخدوم سید کر

نہ ہو کیوں ناز مجھکو وہ مرا حامی و ناصر ہے — مطہر ہی حسب جسکا نسب بھی جسکا طاہر ہے
خدا ہی جانتی پہچانتی ہی سب پہ ظاہر ہے — مرا ممدوح وہ بحرِ کرم کانِ مفاخر ہے

علیؓ ہے نام جسکا اور لقب مخدومؒ صابر ہے

بہارِ باغِ عرفان کی ہیں یہہ گلدستۂ تزئین — انہیں شمس و قمر سے ہی ضیاءِ عالمِ تکوین
غضب لیتی ہی ان شانون کی کیا کیا چشمِ تحسین — حضور خواجہؒ کے شان جمالی ہیں نظام الدینؒ

علاء الدینؒ سے انکا جلالِ شان ظاہر ہے

تعالیٰ اللہ اونکے رتبۂ اعلیٰ کا کیا کہنا | خدا والے سبھی سمجھے نہیں کیا مین بتاؤن کیا

یہ اسرارِ خدا ہین بھید انکا کھل نہین سکتا | جنابِ غوث الاعظم سے ملا ہی اونکو وہ رتبہ

زبانِ مدح خوان شرح و بیان سی جنکی قاصر ہے

نرالا نور ہے تیری مزارِ روح پرور پر | تصدق ہی خدائی زائرو کی بختِ انور پر

جگہ دیتی ہین آنکھوں مین بٹھاتی ہین کبھی سر پر | فدا ہوتے ہین قدسی زائرِ پیرانِ کلیر پر

زہے بختِ رسا اوسکا جو تیری در کا زائر ہے

تری ذاتِ مقدس کیا کھون کیا ہی شہنشاہ | بہت دشوار ہی چلنا طریقِ معرفت کی راہ

ہی جنکی چشم حق بین بین وہی اس رمز سے آگاہ | بیان کیا مجھسے تیرا وصفِ عالی ہو تعالیٰ اللہ

خدا کو ہر طرح منظور شاہا تیری خاطر ہے

نرالی شان ہی نامِ خدا اس شان مین پنہان | کہی ان رمز کی باتونکو کیا کوئی علی الاعلان

کنارہ بحرِ احسانکا تری ملنا نہین آسان | ہی تیری فیضِ بے پایان مین غواصِ خرد حیران

وجودِ پاک تیرا فیضِ حق کا بحرِ زاخر ہے

فقیر بینوا تیرا اگرچہ لاکھ تنہا ہو | زمانہ سارا دشمن ہو گیا اعدا نے بلوہ ہو

ادہر فوجِ الم نے ہر طرف سے آکے گھیرا ہو | بلیاتِ جہان سے اوسکو کچھ خوف و خطر کیا ہو

سہارا جسکو ہی تیرا اسے شاہا تو جسکا ناصر ہے

مری حامی مری والی مری مولا مرے سرور — مرے سید مری ہادی مری آقا مری رہبر
عطا کا وقت ہی للہ بھر حیدر صفدر — کرم کا منتظر لطف و عنایت کی توقع پر
ترے دربار میں حاضر فقیر عبد قادر ہے

ترے دربار سے کوئی نہیں محروم پھرتا ہی — در فیض و کرم پر از ازل سے آجتک وا ہی
غلامی پر اوسی تو خاص اپنی ایک دعوی ہی — تمہاری جد امجد کا یہہ ادنی نام لیوا ہے
نہ عابد ہی نہ زاہد ہے نہ عالم ہی نہ شاعر ہے

ترا دربار عالیجاہ ہے اے سید والا — وسیلہ عبد قادر کا ہی یہہ نام خدا لایا
ادب سے عرض کرتا ہی یہی ستار اے مولا — تری لطف و عنایت کا بھروسہ ہی اوسی شاہا
فقیر خستہ گو پر جرم و پر عصیان فواز ہے

تمت

رعنا شاہد تقریظ و تاریخ ہر ہفت کردہ مشاطہ کلک سحر طراز و خامہ سراپا اعجاز شیفتہ حسن و جمال شاہدان مضامین۔ فریفتہ ناز و ادای دلبران معانی رنگین بینوش مصطبہ نازک خیالی۔ سیہ مست بادہ شیرین مقالی۔ ظہوری ظہور۔ نظیری نظیر۔ جناب مولانا مولوی محمد امتیاز احمد صاحب تاثیر مالک مطبع نسیم سحر بدایون

وحید عصر و یکتای زمانه — رئیس نامور والامناصب

خلیق و باحیا خوش‌رو جوانے — عزیز و ارجمند عالی مراتب

سعید مقبل ذوالعز والجاه — شهیر فی المشارق والمغارب

بود ستار بخش اسم گرامی — چو ذات خود مبرا از معائب

بفضل خود ز آفات جهانش — نگهدارد خدای ذوالمواهب

بعز و شوکت و اقبال باشد — بر اعدای زمان همواره غالب

قصائد های پیر خویش کرده — مخمس پر مضامین و مطالب

معانی روکش رخسار رنگین — سطورش غیرت شکلین ذوائب

بالفاظ سیه روشن معانی — بسان برق لامع در سحائب

کسی کو یک بهار جلوه‌اش دید — بنقد جان و دل گردید طالب

نوشتم مصرع تاریخ تاثیر
بهار دو جهان خیر المناقب
۱۳۱۱ هـ

ولہ

زهے مجموعه خوبی که از وے — عیان گشته جمال چشت و بغداد

سن تاریخ شد از غیب روشن — که حسن بے زوال چشت و بغداد

۱۳۱۱ هـ

قطعهٔ تاریخ زادهٔ طبعِ رنگین و نتیجهٔ فکرِ معنی آفرین یوسفِ کنعانِ شیوا زبانی عزیزِ مصرِ بیابیانی ـ کلیمِ طورِ سخنوری مسیحِ چرخِ معنی پروری بحرِ فصاحت را آب ـ مہرِ بلاغت را تاب ـ بزمِ یکتائی را شمع و شمعِ خوبی را نور ـ جناب مولوی محمد شکور بخش صاحب شکور سلمہ اللہ الغفور ـ بالفرح والسرور

جلوه گر شاهدِ سخن گردید	با اداهای دلکش و محبوب
جلوهٔ حسنِ یوسفی در بر	روشنی بخشِ دیدهٔ یعقوب
پی سالِ ظهورِ وے گفتم	حسنِ بیدل ـ مدایحِ مرغوب

قطعهٔ تاریخ رقم زدهٔ خامهٔ جواهر نگار منشی بیمثال ـ شاعرِ نازک خیال ـ طرهٔ کشِ عرائسِ معانی ـ رشکِ ابن مقله و یاقوتِ ثانی ـ هفت قلمِ عطارد رقم چشمهٔ اہلیت را مصدر ـ جناب منشی سید فرزند علی صاحب انجم کاپی نویسِ مطبع

گشت مطبوع این کتابِ لطیف	سر بسر خوبی و ہمه بے عیب
گفت تاریخِ طبعِ او انجم	باغِ شاداب ـ ہاتفِ غیب

۱۳۱۱ھ

تمت

الله محمد

غوث غوث غوث

علی فاطمہ حسن حسین

بسم اللہ الرحمن الرحیم
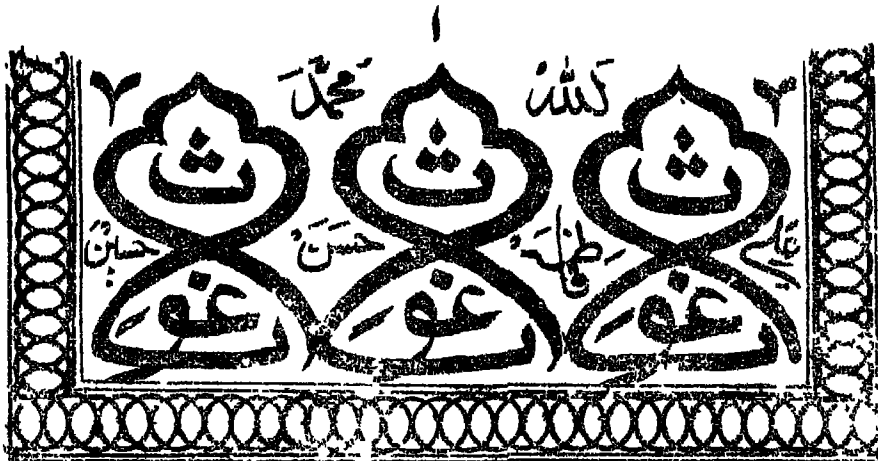
نہ مجھے پیر فلک کھیل ستانا میرا — تجھکو معلوم نہیں کون ہی مولا میرا

تیری بے مہری سے کچھ ہو نہیں سکتا میرا — مہربان مجھپہ ہے اللہ تعالے میرا

غوثِ اعظم کو کیا فضل سے آقا میرا

سیر کو دل ہے نہ گلزار کے ہم خواہان ہین — یہی بس ہے کہ درِ غوث کے ہم دربان ہین

بیٹھے جی ہمکو یہان خلد کے سب سامان ہین — کرتے احباب عبث ذکرِ گل و ریحان ہین

غوث کے در پہ لگا رہنے دین تکیہ میرا

جانِ آلِ نبوی کون ہین غوثِ اعظم — فاطمہ بی بی کا جی کون ہین غوثِ اعظم

سروِ بستانِ علی کون ہین غوثِ اعظم — گلِ ریحانِ نبی کون ہین غوثِ اعظم

بلبلِ مدح سرا نام ہے کس کا میرا

منقبت غوث کی لکھنی ہی بس کام ہین
بحر و تقطیع سے جا اوس مین رہین یا نہ رہین
اہل فن گوش تو جھہ سے سنین یا نہ سنین
اونکی مدحت سے غرض ہے شعر اچھے بھی کہین
شعر گوئی نہ ہنر ہے نہ ہے حرفہ میرا

ناصر و یاور و حامی ہے مرا وہ شہ دین
جب مصیبت مین پکارا ہوئی امداد وہین
کیون ہون مین خوف سے اعدا کے زبون و غمگین
شہ جیلان سے ہان مجھکو خطر کچھ بھی نہین
ہے مدد پر مری وہ حق کا پیارا میرا

ڈر کرون خاک کسی حاسد بدخواہ کا مین
بندۂ عاجز و ناچیز ہون اللہ کا مین
کلمہ گو ہون کرم احمد ذیجاہ کا مین
سگ درگاہ ہون جیلان کی شہنشاہ کا مین
قربت شیر و نسب ہے اشرف و اعلےٰ میرا

کیسی شمشاد سے تشبیہ مین اُس قد کو دون
کہ وہ بستان الٰہی کا ہے سرو موزون
شاخ سدرہ کو تمنا ہے قلم مین ٹھہرون
وصف اُس قامت اطیب کا لکھا کرتا ہون
خامہ کیونکر نہ ہو خجلت دہ طوبےٰ میرا

نہ مصلی ہون نہ صائم ہون نہ باتقویٰ ہون
کچھہ اوراد و وظائف مین کبھی پڑھتا ہون
ہان غلام ازلی سید جیلان کا ہون
رات دن غوث کا بس نام لیا کرتا ہون
یہی طاعت ہے یہی ورد و وظیفہ میرا

اولیا آپ کی محتاجِ عنایت ہین سب
آپکے نائبِ دیوانِ عدالت ہین سب
مرتبے سبکو ملے تیری بدولت ہین سب
جتنے اقطاب ہین سلطانِ ولایت ہین سب
پیر شہنشاہ ہے اُن سب کا وہ مولا میرا

جتنے اغواثِ جہان ہین ترے سب چیلے ہین
کیا لکھون غوثِ دو عالم جو ترے رہتے ہین
ساری افرادِ شہنشاہ تجھے مانتے ہین
اولیا افضلِ اقطاب تجھے کہتے ہین
کھاکے قسمین فقط ہے یہہ عقیدہ میرا

کب پہونچتا ہی کوئی غوث کی رتبے کو ولی
گر نمانو تو کرون پیش دلیل ایک قوی
ذات بےمثل ہے یکتا ہے مری مولا کی
خضر کہتے ہین کہ ثانی نہین اُن کا کوئی
سب جہان عرش سے تا فرش ہی دیکھا میرا

ذاتِ اقدس ہے وہ اُس غوثِ جہان کی فیاض
ایک ایما مین روا کردے ہزارون اغراض
لطف مین جسکو برابر ہین اثیم و مرتاض
ہی اشارات مین اُس شہ کی شفای امراض
زندہ کردیتا ہے مُردے وہ مسیحا میرا

کبھی محروم پھرا اُسکا نہ سائل واللہ
طالب رشد ہے ہر مرشدِ کامل واللہ
ہی سخی ابنِ سخی معطی و باذل واللہ
مستفید اُس سے ہین سب اہلِ سلاسل واللہ
پیر ہے پیرون کا وہ سید والا میرا

نہین ممکن تری اوصاف ہون بندہ سی رقم | تو ہی معشوق الٰہی ہے مرے قطب اکرم
مین جو زائد سے بھی زائد لکھون ہو کم سے کم | مرتبہ کیا مین لکھون آپ کا غوث اعظم

چھوٹا موکھہ بات بڑی کب ہی یہہ رتبہ میرا

کون سمجھا ہی ترا مرتبہ اے غوث زمان | ہمنے ہان مان لیا ہی تجھے دین و دنیا
قدرت فہم مدارج کی تری پاؤن کہان | جب نہ اقطاب نے پائی تری گرد [illegible]

شرح مین اوسکی کرون کب ہی یہہ یارا میرا

تابع حکم ہے تیری مرے مولا ہر شئے | اہل ہند و عرب و شام و حلب [illegible]
الغرض شرق سے تا غرب جو تھے پے در پئے | جھک گئے جملہ ولی سنکے ترا حکم کہ ہی

گردن اہل ولایت پہ کف پا میرا

بجز ذرہ ہی حیات اسکا نہین کچھ بھی غم | زاد عقبی نہین کچھ اسکا ہے جو کچھ ہے الم
اس شش و پنج مین ہون مضطر و ششدر ہر دم | مجھپہ ہو پنجتن پاک کی صدقے مین کرم

خود کہا تمنے مریدون پہ ہے پنجہ میرا

بار عصیان سر عاصی سے گرا دیتے ہین | دام افکار کے پابند چھڑا دیتے ہین
اک تو تجھہ مین مریضون کو شفا دیتے ہین | آپ مردونکو اشارے مین جلا دیتے ہین

فضل سے کیجئے زندہ دل مردہ میرا

پر ہون عصیان سی نکوکار سی مین خالی ہون
کچھ غم اسکا نہین ہی مجھکو یقین ناجی ہون

مصحف چہرہ پر نور کا مین قاری ہون
زلف شاہنشہ جیلان کا مین سودائی ہون

بس عبادت یہی ہی ہے یہی تقوی میرا

میری قسمت مین یقیناً ہی کوثر بھی ہے
کہ مجھے الفت شاہنشہ جیلان بھی ہے

جاتی قربان مری بیہوشی پہ ہشیاری ہی
لاؤ لا ساقی کوثر کا مرا ساقی ہے

کم نہو حشر تلک بھی وہ ہے نشہ میرا

گو خطاوار زبون کاہون ایجاب عملی
پر تری لطف و عنایت سی [illegible]

تو وہ کر اہل ہی تو جبکا مین کچھ کیون نہی
تو سعادت سے شقاوت کو بدلنا [illegible]

جبکہ گذری ترے دربار مین پہ پہیرا

غوث اعظم ہے مرا ملجا و ماوا ترا در
کہین قسمت سی وہ دن آئی کہ وانتک پہنچون

یہہ میسر ہوا اگر مجہکو تو پہر ای سرور
نام بہی تخت سلاطین کا نہ لاؤن لب پہ

تیرے کوچہ مین جو لگ جاے ٹہکانا میرا

تپ فرقت نے دل جانکو جلایا یا غوث
ہے تری دید کی کسطرح تمنا یا غوث

ابتو للہ کرم مجھپہ یہہ فرمایا غوث
اپنی چہرہ کا دکہا دے مجھے جلوہ یا غوث

سخت بیتاب ہی مولا دل شیدا میرا

گو کہ اے غوث خطاوار و زبونکار ہون مین | پر ترے لطف و عنایت کا طلبگار ہون مین
تو ہی مولا مرا اور بندۂ لاچار ہون مین | بیشک ہی مانا کہ گنہگار و سیہ کار ہون مین

پر ترے فضل و کرم پر ہے بھروسہ میرا

میرے اجداد تھے سب تیری ہی در کے بندے | میری والد تھے غلام ای شہ جیلان تیرے
تیری اکرام و کرم سے وہ سدا شاد رہے | ہی بزرگون پہ مرے فضل ترا پشتون سے

دیجیے مجھکو بھی اُس فضل سے حصہ میرا

چین پڑتا نہین ای غوث ترے بن دیکھے | دیکھون کسطرح کہ غفلت کی پڑے ہی مین پردے
خطرۂ غیر سے دلکو مرے خالی کرکے | ذات مین اپنی مجھے فضل سے اپنی کرلے

محو ایسا کہ نہ پردہ رہے تیرا میرا

ہو ترے عشق و محبت مین کچھ زور جنون | دھجیان جیب و گریبان کی اڑا کر پھینکون
حبِ دنیا نہ رہے دل مین فنا تجھ مین ہون | یادِ بغداد مین مین خاک اڑاتا ہی پھرون

کم نہو عشق مین تیرے کبھی سودا ایسا

دلِ بیتاب مین از بس ہے تمنائے عراق | کہین وہ دن ہو کہ خالق مجھے دکھلائے عراق
سرِ شوریدہ مین جب او تجھے ہے سودائے عراق | یاد آجای ہے جب مجھکو وہ صحرائے عراق

باغ و گلشن مین ذرا جی نہین لگتا میرا

کیا مرض میرا اطبا سے زمانہ سمجھین
صدقہ ہجر سے لیتا ہون مین ٹھنڈی سانسین
جو مری دلمین لگی ہے وہ اوسے کیا جانین
ہے تری شورشِ سودائے محبت سر مین
داغِ الفت ہے ترا دلمین سویدا میرا

وہ پریشان ہون کہ اپنی بھی نہین مجھکو خبر
یاد ہے تیری مجھے روز و شب و شام و سحر
صورتِ شمع جلا آتشِ فرقت مین جگر
تیری ہی لَو ہے لگی دلمین مرے آٹھ پہر
نام تیرا ہے ہر اِک بات پہ کلمہ میرا

میرے ہوتے ہین جو اے غوث مطالب دلکی
تیرے صدقہ مرا اللہ ہے کرتا پورے
اِک تمنا مری باقی ہے سو پوری کردے
تیری صورت مجھے سوتے مین نظر آجاوے
سوتے سے جاگ اوٹھے کاش نصیبہ میرا

مجھکو بغداد کسی طرح خدا پہونچا دے
وان تمنا مری دلکی کوئی باقی نہ رہے
کہین تھوڑی سی زمین اُس درِ عالی پہ ملے
بسترا میرا ترے در پہ اگر لگجاوے
مین یہہ سمجھون کہ جہان پر ہوا قبضہ میرا

نفع سے مجھکو غرض ہے نہ ہے نقصان سے کام
تیری تفویض مین سب کام ہین اے غوثِ انام
تیرے بردہ پہ ضرر کا نہین آسکتا نام
جبکہ مولی کی اہانت ہوئی تحقیرِ غلام
کسطرح آپ کو نقصان ہو گوارا میرا

مرتے دم تک ہو ترا نام مرا ورد زبان ٭ یہی تعویذ دعا ہو یہی ہو حرز جان
کبھی ہووے نہ ترے غیر کا آئے مجھے دھیان ٭ حرز جان ورد زبان نام ہو تیرا ہر آن

جب تلک عالم دنیا میں ہو جینا میرا

مجھکو بغداد کیسطرح سے پہونچا دے خدا ٭ سامنے روضۂ اقدس کے ادب سے ہوں کھڑا
بند آنکھیں ہوں تصور ہو ترا پیش مولا ٭ شعلۂ برق تجلی ترا کر جائے فنا

جب ہو مرنا تو ہو اسطور سے مرنا میرا

مرتے دم نام خدا کا مری منھہ سے نکلے ٭ خاتمہ بھی مرا بالخیر ہو تیرے صدقے
ہر کوئی بندۂ شاہنشہ جیلان سمجھے ٭ نام والا جو لکھا جائے کفن پر میرے

دھوم پڑ جائے جدھر سے نکلے جنازہ میرا

کنج تاریک میں ہو جب تری بردی کا گذر ٭ اور اجالا ہو کہیں چار طرف آئے نظر
اوس اندھیرے میں ترا نور ہو جلوہ گستر ٭ پس مردن ہو یہ عشق نبی انور کا ثمر

گور میں جائے چمک بخت کا تارا میرا

آپ تکلیف دم نزع ذرا فرما دیں ٭ نفس و شیطان کہیں اوس وقت نہ بہکا دیں
جب لحد میں مرے لاشہ کو اتار رکھدیں ٭ آپ تلقین جوابات نکیرین کر دیں

پوچھیں جب قبر میں مجھسے وہ طریقہ میرا

دیکھوں ان آنکھوں سے درگاہِ شریفِ حضرت | جیتے جی خواب میں ہو روے نکو کی رویت
بس ہو آپ سے دنیا سے کروں جب رحلت | نفخۂ صور کے دم اپنی دکھانا صورت
عید ہووے مجھے مرقد سے نکلنا میرا

للہ الحمد کہ حامی ہے وہ قطبِ کونین | جسکے صدقے سے ہے امیدِ فلاحِ دارین
وزنِ اعمال کے ڈر سے میں عبث ہوں بیچین | شکرِ حق ہونگے مری پلہ پہ غوث الثقلین
کیا خطر وزن میں ہلکا سہی پلہ میرا

غیرِ عصیان نہیں دنیا میں کچھ آیا مجھکو | پر تری ذات کا ہے غوث سہارا مجھکو
کیجو مت حشر کے بازار میں رسوا مجھکو | سایۂ دامنِ رحمت میں چھپانا مجھکو
فاش ہو مجمعِ محشر میں نہ پردا میرا

جلد یا رب کہیں ہنگامۂ محشر ہو بپا | غوث کی دید کا ہی شوق مجھے حد سے سوا
دیکھنے کو جو وہ ملجائیں تو رکھ سر اپنا | پاؤں پر غوث کے بیطرح مچل جاؤں گا
دیکھنا عرصۂ محشر میں تماشا میرا

ہے برائی سے مرا نامۂ اعمال سیاہ | پر تری مدح ہے کفارۂ ہر جرم و گناہ
قبر میں رکھدیں اعزا اسے میرے ہمراہ | جب کھلیں دفترِ اعمال تو انشاء اللہ
ہاتھ میں ہو تری مدحت کا قصیدہ میرا

دہوپ کی ہوگی جو ہنگام قیامت تیری — بالیقین مجھپہ اثر اوسکا نہوگا کچھ بھی
گو زمین فاصلہ پر تھوڑی ہی اس سے ہوگی — مہر محشر سے نہ جھلکیگی کبھی آنکھ مری
کہ غبار در پرنور ہے سرمہ میرا

مین گنہگار خطا وار ہون کیا اسمین کلام — نائب رحمت عالم ہے یہ تو غوث انام
بخشوانا مجھے تجھکو نہین مشکل کام — داور حشر سے کہدینا کہ ہے میرا غلام
ایک ہی فقرہ مین طے کرنا قضیہ میرا

بوجھ محشر مین جو عصیان کا ہو سر پہ مولا — اور مددگار نہو کوئی وہان تیرے سوا
ایسی افتاد مین تم ہاتھ ذرا لیلینا — دستگیری ہے تری دین نبی ہے زندہ
سر پل حشر کے دن ہاتھ پکڑنا میرا

بدہین اعمال مری غوث دو عالم سارے — نیک کام ایک نہ دنیا مین کیا ہے مینے
اسکی پاداش مین جب حکم سزا مجکو ملے — بس ہو وہ آتش دوزخ کی بجھا دینیکے لیے
یاد مین تیری جو آنسو کوئی نکلا میرا

تیری محتاجی کی دولت پہ مجھے نازش ہے — تو ہی مولا مرا قسمت پہ مجھے نازش ہے
بدہون پر آپ سے بیعت پہ مجھے نازش ہے — قادری ہون تری قدرت پہ مجھے نازش ہے
نہ سنے کوئی سوا آپ کے قصہ میرا

تو ہے کافی مری تقصیر کے ڈھکنے کی لیئے | غیر کو ڈھونڈھنے کیون جاؤن میں تھکنے کی لیئے
کیون پھرون در بدر اس راہ بھٹکنے کی لیئے | چھوڑ کر تجکو کہان جاؤن بھٹکنے کی لیئے

نہیں جز تیرے کہین ملجا و ماوا میرا

گو ہون بدکار پہ کیون خوف سقر ہو مجکو | دونون عالم مین عبث بیم ضرر ہو مجکو
شہ ترا ہے تو کس بات کا ڈر ہو مجکو | کیون بلیات دو عالم کا خطر ہو مجکو

فضل تیرا شہ جیلان ہے سہارا میرا

دام شیطان مین مقید رہون مولا تا کے | نفس امارہ بری طرح ہوا ہی درپے
دستگیری سے تری منزل آخر ہو طے | مجھ سے لاچار کی بیکس کی پہنچ تجھ تک ہے

جز ترے اور نہین کوئی بھی شاہا میرا

ہاتھ اوٹھاے جو دعا کیلیئے خالی بیٹھے | نقد مطلب سے وہین آکے اجابت نے بھری
ابر سے غوث تری جود و سخا کے صدقے | بیٹھے جو چاہا ملا مجکو کرم سے تیرے

جب اوٹھا بہر دعا دست تمنا میرا

مطلقاً علم و عمل سے نہ علاقہ ہے مجھے | ساری ایام و لیالی ہین گناہون مین کٹے
ہان مگر غم نہین اس بات کا دل مین میرے | گرچہ محروم ہون علم و عمل صالح سے

پر ترا نام مبارک ہے وسیلہ میرا

میں نے مانا کہ گنہگار ہوں پر کیا پروا — غوثِ اعظم مجھے کافی ہے وسیلہ میرا
کیا نہ بخشائیگا تو حشر کے دن جرم و خطا — غم ہو کیوں اس سوءِ عمل کا مجھے جب تم نے کہا
مین تو جیّد ہوں جو جیّد نہیں بردہ میرا

عمر بھر کا میں گنہگار ہوں ناکارہ ہوں۔ — موت آتی ہے قریب اب میں رہِ حق پہ چلوں
زندگی بھر کوئی سرسبز نہوا بے فصلِ زبون — ہے تمنا کہ ترے صدقہ میں عصیاں سے بچوں
محو و معدوم ہو ہر جرمِ گذشتہ میرا

مرشدِ دین ہیں مرے حضرتِ عبدالقادر — مطمئن فتنہ اعدا سے مری ہے خاطر
قادری ہوں مرا اللہ ہے حاضر ناظر — بندہ حضرتِ شاہنشہ جیلاں ہوں تو پھر
کیا خطر مجکو جو دشمن ہے زمانہ میرا

ہو کمر بستہ گر اک خلق عداوت کیلئے — میرے مولا ترے صدقے نہیں کچھ خوف مجھے
کچھ مجھے تیغ و سناں کی بھی ضرورت نہ پڑے — نامِ نامی ترا ہر حال میں کافی ہو جب مجھے
یہی تلوار ہے میری یہی نیزہ میرا

نخلِ امید ہی میرا ترے صدقے پربار — فکرِ آفاتِ دو عالم میں ہے تو ہی غمخوار
بحرِ افکار سے تو نے ہی کیا بیڑا پار — تیری قربان تری بندہ نوازی کے نثار
تو نے بگڑا ہوا ہر کام بنایا میرا

دو ہے سُنکے تری نام کو ہونمین آیا — رہے ساقی ترا آباد سدا میخانہ
ہاتھ سے اپنی مجھے جام عنایت فرما — نہ بھریگا کبھی لے ساقیِ مستانِ خدا
بن ترے لطف و عنایت کے پیالہ میرا

نا و منجدھار مین ہی تیری سوا کس سی کہین — سوجھتا اور مددگار نہین کوئی ہمین
تم کنارے پہ لگا دو نہین دشوار تمہین — کشتیِ غرق شدہ تمنے نکالی دم مین
پار کر دیجئے اب لطف سے بیڑا میرا

میرے مولا مین ہوا تیرِ حوادث کا ہدف — دامِ افکار مین پابند ہون زہرا کے خلف
یا مری غوثِ معظم پئے سلطانِ نجف — کھینچ لو سلسلۂ عشق سے تم اپنی طرف
ورنہ چھوڑیگا نہ پیچھا غمِ دنیا میرا

خارِ غم کی ہی مری سینہ مین الغوث خلش — آفت و رنج سے ہی جان و جگر کو کاہش
قیدیِ غم ہون ہی دربار مین تیری نالش — ہاتھ آئی نہ اگر تیری محبت کی کشش
سخت مشکل قفسِ غم سے ہی چھٹنا میرا

گلشنِ شرعِ پیمبر کیا تو نے سرسبز — ہی طریقت کا چمن بھی ترے صدقے سرسبز
نخلِ امید کو مولا مری کر دے سرسبز — خشک اشجار کئے آبِ وضو سی سرسبز
باغِ دین کیجئے اب لطف سے تازہ میرا

میری پیچیدہ وہ عقدے ہین کسی سے نہ کھلین
آپ اگر چاہین اشارے مین ابھی وا کر دین
ارثِ حیدر سے ملا عقدہ کشائی کا تمہین
حاجتین تمنے ہزارون کی روا کین دم مین

حل کرو جلد خدا کے لیئے عقدہ میرا

تپِ فرقت نے مرا کام تمام آہ کیا
نہین آتی ہے موافق کوئی تجویز دوا
گردِ رہ تیری جو ملجائے تو ہو خاکِ شفا
خاک سے تیرے شفا ہوتی ہے جاتی ہے وبا

مین بھی ہون خستہ جگر کیجے مداوا میرا

غوثِ اعظمؓ مرا والی مرا مولیٰ تو ہے
میرا حامی مرا سرور مرا آقا تو ہے
دونون عالم مین مرا ایک سہارا تو ہے
مجھ سے ناکارہ کی بگڑی کو بناتا تو ہے

کون ہے تیرے سوا پوچھنے والا میرا

لاتخف تیرا جو ارشاد ہے یا غوثؓ مرے
ہم بلیاتِ دو عالم سے ہین مطلب سمجھے
دین مین ایمان دیا دنیا مین بڑھائی رتبے
تمنے دی دولتِ دارین کرم سے اپنے

تم نہ ہوتے تو کوئی کام نہ بنتا میرا

قادری ہون مجھے تقدیر پہ ہے ناز اپنی۔
باعثِ فخر ہے یا غوثؓ غلامی تیری
تیری نعلین سے دارین مین عزت ہے ملی
تیری ہی قدمون کی برکت سے یہ نعمت ہے مری

ارض سے تا بہ سما پہونچا ہے شجرہ میرا

شکر صد شکر کہ مین سلسلہ مین ہون تیرے
اوسکے صدقے مین مجھے تونے یہہ درجے بخشے
جیسے پہونچا ہون مین تجھ تک وہ سدا شاد رہے
تونے ڈالا قدم رحمت عالم پہ مجھے
ہاتھ بھی دست ید اللہ سے ملایا میرا

کیا ترا شکر کرون غوث دو عالم مین بیان
تیرے صدقے سے ہی عالم مین مری عزت شان
تیرے الطاف و عنایات و کرم کی قربان
جان سر زر جہان سرور شاہان جہان
تیری حرمت سے ہوا منزلت افزا میرا

دونون عالم مین ہی کافی نگہ لطف تیری
جو بلا آئی مرے سر ترے صدقہ سے ٹلی
تیرے ہی صدقہ سے بنتی ہے مری ہر بگڑی
عابد و باقر و صادق ہین مدد پر میری
غم ترے صدقہ سے کاظم نے مٹایا میرا

شعر گوئی سے ہی کچھ شوق نہ ذوق تصنیف
باعث عزت دارین ہے تیری توصیف
ہان یہہ مطلب ہی فقط لکھون تیری مدح شریف
مجھسے راضی ہین رضا آپکی سنکر تعریف
خوش ہین معروف کہ تعریف ہی پیشہ میرا

سب یہہ ہین لطف و کرم غوث دو عالم تیرے
حضرت مرشد دین مظہر حق کے صدقے
ورنہ کیا بندہ ناچیز یہ مدحت سے لکھے
سر مخفی سے بہا در لکو سری نے پھیرے
کہ تری مدح کا مخزن ہوا سینہ میرا

بعد و مجھ پہ ترا فضل ہے ای جانِ نبی
تیری ہی صدقے مین بنتی ہی مری ہر بگڑی

حصرِ احسان کرون تیرا نہین طاقت میری
ناصر و حامی جو ہین میری جنید و شبلی

سب ترا لطف ہی رتبہ یہہ کہان تھا میرا

میری بگڑی ہوئی سب کام ہین بنتی تجھسے
جو کیا لطف کیا غوث وہ مجھپر تونے

جو کرم اور کرے وہ بھی ہے صدقہ تیری
مجھپہ ہے فضلِ ابو الفضل وسیلہ سے ترے

عقدہ فرحت سی ابو الفرح نے کہولا میرا

بلبلِ مدح سرا ہون ترا اے غوثِ ورا
دونون عالم مین ہی بس تو ہی سہارا اپنا

رنج کچھ سوءِ عمل کا بھی مجھے اب نرہا
بو الحسن سے ہی لا احسنِ عمل کا تغما

سن چکے جب تری مدحت کا وہ نغمہ میرا

رنج و غم سے ہی امان تیری بدولت مجھکو
آسرا تیرا ہی ہی روزِ قیامت مجھکو

تیری صدقہ مین نکیا کچھ ملی عزت مجھکو
تیرے مرشد سے ملا تاجِ سعادت مجھکو

تیرے دفتر مین جو حق نے لکھا چہرہ میرا

جو ترا لطف ہی البغوث زبان کیا لکھون
تیری الطاف و عنایات ہین حد سے افزون

تیری صدقہ سی ہون آفاتِ دو عالم سی مصون
ہی یہ سب فضل ترا شکر سے مین عاجز ہون

گرچہ ہو جائے زبان سارا سراپا میرا

دونون عالم مین نہو مجھپہ مصیبت کوئی
غنچہ مقصدِ دل میرا نہ مرجھا ئی کبھی

واسطہ انکا دلاتا ہون تجھے جانِ نبی
عبدِ رزاق وابوصالح وبونصر وعلی

گلِ امید رکھے انکے لئے پھولا سہرا

تخمِ عصیان سے مری شیشۂ دل پر ہی میل
ہی یقین دہوی تری چشمۂ الطاف کا سیل

تیری پیارونکے تصدق ترا پکڑا ہی ذیل
شاہِ موسیٰ وحسنؒ احمدِ جیلی کی طفیل

دور کردے غمِ دارین کا خطرہ میرا

دونون عالم مین سہارا ہی ترا غوث مجھے
تو بتا عرض کرون تیری سوا مین کس سے

صفحۂ دل سے مری نقشِ ہوا کو دہو دے
دیکے عرفان مجھے صدقہ مین پیارِ دینؒ کے

نورِ ایمان کا کر دیجیے دوبالا سہرا

باغِ امید کو کچھہ بادِ خزان سے نہو بیم
گو برس جائی ترا ابرِ کرم غوثِ کریم

کرتی وا غنچۂ دل ہے تری رحمت کی نسیم
مین ہون افسردہ وپژمردہ پئی ابراہیم

لطف سے اپنی کہلا دیجئے غنچہ میرا

دیر سے مانگ رہی ہین درِ دولت پہ ترے
اپنی پیارونکے تصدق مین مولا کچھہ دی

ہی فقیرانہ صدا یہہ درِ دولت پہ ترے
مجکو خیرات ملے شاہ بھکاری کیلئے

دیر سے تیری طرف ہاتھہ ہی پھیلا میرا

ہون تری ہجر مین الغوثؒ وعالم بحال اشتیاق آپکے دیدار کا ہی مجکو کمال
بے توسل تمہین دیکھون نہین میری مجال بے لمعانِ ضیا و پی انوارِ جمالؒ

رخ انور سے منور کرو دیدہ میرا

آتشِ ہجر سے اٹھتے ہین جگر مین شعلے سانس رہتی ہی کلیجہ مین مری خشکی سی
ہون تپِ ہجر کا بیمار تری غوثؒ مرے دیجئے شربتِ وصل اپنا محمدؐ کے لیے

تشنہ کامی کے سبب دم ہی نکلتا میرا

ہو مدینہ کی زیارت اور مرام قد یا غوثؒ تیری صدقہ پہ ملے دولتِ سرمد یا غوثؒ
ہند مین دل مرا گھبرا گیا ہی بیحد یا غوثؒ اپنی رحمت سے پی سید احمدؒ یا غوثؒ

کردے سامان سفر سوے مدینہ میرا

حضرتِ مرشدِ ذیجاہ کی خدمت مین چلے وہ درِ پاک ان آنکھونسے کرم بھی دیکھے
جبکہ منظور ترا اس عرض کو مولا کرلے شاہ فضل اللہ کی صدقہ مین کرم سی تیرے

ہو سفر پھر سوے بغداد دوبارہ میرا

جب مصیبت مین پکارون تجھے الغوثؒ مری شاملِ حال ترا لطف وعنایت ہووے
دونون عالم مین بر آئین مری مقصد دلکے برکت اللہؒ کی تصدق مین تری برکت سے

دین ودنیا کا ہر اک کام ہو پورا میرا

ہی ترے لطف و عنایت پہ توقع ہر دم	ہی دو عالم مین سہارا ترا غوث اعظم
ترے پیارونکی توجہ رہے مجھپر ہر دم	تیرے صدقہ مین رہی آل محمد کا کرم

لطف سے دل کہین خورم شۂ خرم ہو میرا

تیرے عشاق کی بندونسے محبت ہی مجھے	کیا مرا منہ جو کہون عشق مجھے اپنا دی
جبکہ یون مرشد برحق ہین مری فرماتے	تیری جیون عاشق صادق شہ عین الحق تھے

یون ہی پرسوز جگر عشق تیرے سے فربا میرا

دل کی تسکین مرے غوث زمان فرما دو	تاب کیا یہ جو کہون جلوہ سے مجھے دکھلاؤ
آرزو جب ترے دربار کی خاصون کی یہ ہو	مست جیون اپنا کیا شاہ معین الحق کو

بادۂ وصل سے بھر دیجئے کاسہ میرا

عبد قادر شہ دین کا ہون اک ولی ابن مرید	انکا گمراہ ہو جو ہے عقیدہ سے بعید
دم آخر بے مجھے بھٹکائیگا کیا دیو مرید	برکت سی ہی ترے سلسلہ کی مجکو امید

خاتمہ خیر سی ایمان پہ ہوگا میرا

ہو نہ ای غوث مری عقدہ کشائی مین ڈھیل	دین و دنیا کے ہر اک کام کا ہی تو ہی کفیل
تجھسے وشمن مرا ہر راز ہی ای غوث جلیل	ڈر دالا پہ کرون کیسلئے اب عرض طویل

کونسا حال نہین تجھپہ ہویدا میرا

نا ہے تری اونکے صدقے فضل سے تیرے ہوا اغنیا احمد ترا

لطف کن ای خلفِ ساقیِ کوثر زنہار
شربتِ وصل دریغ از منِ لب تشنہ مدار
نیست با غیرِ تو در ہر دو جہان مارا کار
تو ئی مقصودِ دل و جان منِ عاشق زار
نیست غیرِ تو ہوائے منِ ناکامی را

اے سراسر کو ہے تیرا خلفِ فخرِ عرب
تو مددگار ہے جو ہے کچھ رہے رنج و تعب
عرصۂ حشر میں کافی ہو تری جنبشِ لب
کام نکلا ہیں قمرِ جگر افگار کے سب
تم جو فرماؤ خدا سے یہ سب [illegible]

مخمس دیگر

خدا ہو جبکہ خود خواہان معین الدین چشتی کا
ہر اک منہ ہو بیانِ شانِ معین الدین چشتی کا
لکھے پھر وصف کیا انساں معین الدین چشتی کا
لکھوں میں وصف کس عنواں معین الدین چشتی کا
حبیبِ حضرتِ سبحاں معین الدین چشتی کا

سراپا فیض ہے جو سلسلے میں انکے داخل ہے
سرِ اک قطبِ زماں عرفانِ حق کا اس سے سائل ہے
جو ہی ارشاد ہیں سب کا وہ بیشک پیر کامل ہے
تمامی اولیائے ہند کو فیضان شامل ہے
حضور قبلۂ ایماں معین الدین چشتی کا

حضورِ خواجہ دین نائبِ شاہِ ولایت ہین ۔۔۔ مراتب قرب کی پاتے ولی اُنکی بدولت ہین
اِسی دربار سی جاری سب احکامِ طریقت ہین ۔۔۔ وہی ہین ہند کی والی ولی اُنکی رعیت ہین

لقب ہی شاہِ ہندستان معین الدینِ چشتی کا

قلمرو مین مری خواجہ کی ہی خلقِ خدا ساری ۔۔۔ بشر بھی جن بھی حورین بھی غلمان بھی ملائک بھی
مطیعِ حکمِ محکم اُنکے ہین سب عرشی و فرشی ۔۔۔ نہ تنہا ہی زمین پر پادشاہی اُس شہِ دین کی

فلک ہی تابع فرمان معین الدینِ چشتی کا

حبیب اللہ ہی اور عاشقِ رب العلی بیشک ۔۔۔ وہ راضی ہی خدا سی اُس سی ہی راضی خدا بیشک
وہ نائب ہی محمد کا عقیدہ ہے مرا بیشک ۔۔۔ رسول اللہ کی دربار سی اُنکو عطا بیشک

ہوا رتبہ جو تھا شایان معین الدینِ چشتی کا

حسب مین او نسب مین سب سے اعلی ہی مرا سرور ۔۔۔ رگ و پی مین ہی اُسکے خونِ ابنِ ساقیِ کوثر
محمد مصطفی کا لاڈلا زہرا کا ہے دلبر ۔۔۔ علی مشکلکشا ہی جدِ امجد اور راخ اکبر

ہوا شاہنشہِ جیلان معین الدینِ چشتی کا

نبی کا لاڈلا ہی اور خاصِ قادرِ مطلق ۔۔۔ شریعت اور حقیقت کی چمن کی اس سی ہی رونق
نسب مین سب سے اعلی اور نسبت مین یہ ہی اسبق ۔۔۔ غیاث الدین حسن والد ہی اور ہی مرشدِ برحق

جنابِ خواجہ عثمان معین الدینِ چشتی کا

پھرین کیوں دربدر ہین ٹھوکرین کھاتا زمانہ مین | ٹھکانا بی ٹھکانوں کا ہی اُنکے آستانہ مین
کمی کس چیز کی ہی شاہِ دینؒ کی کارخانہ مین | وہ کیا ہی جو نہین ہے میرے خواجہؒ کے خزانہ مین

گدا ہی قیصر و خاقان معینؒ الدینِ چشتی کا

خدا کا شکر کرتے ہین ہم اس قابل نہ تھے زنہار | جو پاتے جشن شہر مین عابد ہمین وہ آج ہی تیار
نمونہ گلشنِ جنت کا ہی اجمیر کا گلزار | یہ ہے دیکھو بہار اشجار و تجری تحتہا الانہار

ہی روضہ رشکِ رضوان معینؒ الدینِ چشتی کا

جو دیکھین شعلِ خورشید لیکر آسمان ڈھونڈھی | نظیرِ گنبدِ اقدس تو خود وہ ہی نظر آوے
نظر تک بھی ٹھہر سکتی نہین جسپر کہین چندے | زحل مریخ زہرہ مشتری نہ خور عطارد سے

زیادہ ہی کلس رخشان معینؒ الدینِ چشتی کا

زمینِ درگہِ خواجہؒ ہی اپنے بخت پر نازان | ملا ہی اوسکو وہ رتبہ کہ ہون اہلِ سما قربان
سدا ہی ناصیہ سا آستانہ پر مہِ تابان | ہمیشہ جسپہ قربان ہونیکا ہی آسمان خواہان

وہ ہی والا مکان ایوان معینؒ الدینِ چشتی کا

تجلّی خواجۂ برحق کا ہی یان پرتو گستر | جو آتی تیرہ باطن بھی منور قلب ہو یکسر
یہانکے ذرّوں سے حاصل ضیا کرتا ہی خور دن بھر | لیا کرتے ہین قدسی جس سے انوار و فیوض آکر

حظیرہ ہی وہ نور افشان معینؒ الدینِ چشتی کا

ہے ہر جا شور ... ناہیں یہاں ڈرے
تعجب کیا ہے ہیں بیخود جو اہل ہند و روم و رے
ہوئی جاتے ہیں جن و انس سب متوالی پی پی کے
مہکتا ہے دماغ عرشیان جس سے وہ صندل ہے

عجب شورش وہ مستان معین الدینؒ چشتی کا

ہمیشہ ہیں ایک ... انگلی والے کو حرمین دیں
خدا کی گھر کے ہیں مختار جو چاہیں جسے بخشیں
ہمیشہ فضل و لطف و جود کی جاری ہیں نہریں
نہیں امکان کسی کا انکی لنگر میں سیلو نہیں

گر غیبی ہے ہر اک سامان معین الدینؒ چشتی کا

حقیقت دولت دنیا کی خدا معلوم انکی کیا سمجھیں
یہ وہ ہیں آستان پر جنکے سر شاہ و گدا رگڑیں
سلاطین جہاں انکی آگے پست ہیں شانیں
زیادہ ہے شہان ہر سے شان تجمل ہیں

ہزاران در جہاں دربان معین الدینؒ چشتی کا

جو قسمت سے ور دولت کا خواجہؒ کی ہوا دربان
مطیع حکم رہتا ہے ہر اک ذیشان سلطان
نہ بدلے اپنی خدمت سے وہ ہرگز خدمت رضوان
رہا کرتا ہے حق کے فضل سے مخدوم مخدومان

سدا ہر جا وہ ذیشان معین الدینؒ چشتی کا

ملوک ہیں کب ہو سکے اوسکا کوئی ہمسر
بیان کیا ہو سکے اعزاز سلطان گدا پرور
بصد آداب کہتے ہیں ملک قدمونپہ اپنا سر
سلاطین جہاں سے شوکت و عزت میں ہے برتر

خدا کے فضل سے دیوان معین الدینؒ چشتی کا

ولایت ہند کی قبضہ مین اسکے دیدی خالق نے
کیا مختار جو چاہا وہی نظم و نسق کر لے
ادہی کی حکم محکم سے ہین سب ردّ و بدل ہوتے
اگر چاہی تو اک دم مین گدا کو شاہ فرما دے

تصرف ہو وہ بے پایان معین الدین چشتی کا

یہہ مقبولِ خدا ہین ہر مسلمان کا عقیدہ ہی
ہر اِک کا وہ ہین حاجت روا یہ خلق کہتا ہے
مرادین اپنی اپنی مانگنے ہر ایک آیا ہے
درِ عالی پہ ہر دم مومن و کافر کا میلا ہے

یہہ جلوہ ہے علی الاعلان معین الدین چشتی کا

جو دعوت اونکی درگہ پُر نورِ خواجہ ہین
جو ہین زلہ ربا انکی وہ ہرگز کچھ نہ غم کہائین
جنہین لینا ہو آکر نعمتِ ہر دو جہان لیلین
صلا ہی طالبانِ دین و دنیا سب مزے لوٹین

کہ دسترخوان ہے پُر الوان معین الدین چشتی کا

وہی ہوتے گنہگارونکو اس ڈیوڑہی پہ دیکھا ہی
غبارِ معصیت کو آب نہرِ فیض دہوتا ہے
شگفتہ ہر گلِ امیدیان آکر عجب کیا ہے
کہ کیون سیراب پُر لطف ہون آکر کہ رہتا ہے

برستا ہر گھڑی باران معین الدین چشتی کا

تمنا ہی خدا سی یہ بیا جس وقت ہو محشر
مری سر پر معین الدین کا ہو دامنِ انور
کرے کیا تاجِ دارا و جم و نوشیروان لیکر
ہما دے سکے سر پہ تاجِ ظلِ لطفِ حق پڑا جسپر

ذرا بھی سایہ دامانِ معین الدین چشتی کا

کرم مجھ پر بھی تو اے خواجۂ ذوالفضل فرما دی
خصوصاً عبدِ قادر مرشدِ سجادہ کے صدقے

بیانِ لطف تیرا اس طرح سے ہین جو فرماتے
تعجب لطف کا اونکی نہین مجھ پر ہی پشتو نسے

بزرگون پر مرے احسان معین الدین چشتی کا

نظر آتی نہین تھی مجکو صورت کوئی بھی ایسی
کہ ان آنکھون سے دیکھون حضرتِ اجمیر کی بستی

مجھے ہی نار قسمت پر مری تقدیر ہے اچھی
بحمد اللہ ہوئی حاصل مجھے بھی آستان بوسی

کہ تھا مجکو بڑا ارمان معین الدین چشتی کا

درِ دولت پہ خواجہ کی ہین ساری حاجتی آئی
جو حاجت لیکے آئی ہین مرادین پا کی جائینگے

کرم بھی حاضرِ دربار صدقے مین ہوا اسکے
ہوا فضلِ رسول اللہ و فیضِ غوثِ اعظم سے

فقیرِ قادری مہمان معین الدین چشتی کا

مخمس ۲۷

لکھے توصیف محبوب الٰہی بندہ کس عنوان
دئیے وہ رتبے خالق نے جو تھے اونکی ذات کے شایان

عروج و اوجِ شان کیا کر سکے دسکا بیان انسان
نظام الدین مہرِ شرع و ماہِ رحمتِ رحمان

نبی کے نورِ دل ہین اور علی مشکل کشا کی جان

تجلی روضۂ اجمیر کی درگاہ میں دیکھی
نمایاں ہیں حرم سے ہر طرف انوار رحمانی
نجف اور کربلا بغداد کی ہے روشنی پھیلی
عیاں ہے شان در سے رحمۃ للعالمینی کی
جہاں میں نائب ختم رسالت ہیں وہ بالایقان

علی مرتضیٰ کے در سے ممتاز نیابت ہیں
امیر اہل باطن سرور اہل طریقت ہیں
فرید الدینؒ کے گھر سے سرفراز وزارت ہیں
تمامی اولیاء ہند اس شہ کی رعیت ہیں
زہے عزت زہے شوکت مشائخ کے وہ ہیں سلطان

نہیں بیجا اگر مداح باغ خلد اسے لکھ دے
معطر ہیں مشام عرشیان و فرشیان ہوتے
حقیقت روضۂ حضرت کی رضوان ہے کوئی پوچھے
شمیم روضۂ پر نور محبوب الٰہی سے
خجل مشک ختن ہے اور شرمندہ گل و ریحان

شہا تم قبلۂ کونین ہو اور کعبۂ دارین
ہو محی الدینؒ کی پیاری معین الدینؒ کے دل کے چین
جناب مصطفیٰ و مرتضیٰ کی قرۃ العینین
شہا تم مطلع النورین ہو اور مجمع البحرین
تمہارے در پہ ہیں اجمیر اور بغداد کی سامان

دو عالم پر ہے نافذ آپ کا فرمان محبوبی
نرالی تیری سج دھج ہے نئی ہے شان محبوبی
دل و جان عاشقان حق کے ہیں قربان محبوبی
جناب غوث اعظم نے تجھے دی آن محبوبی
حضور خواجہ صاحب نے عطا کی خواجگی کی شان

ہے ثابت تیری محبوبی مسلم خواجگی تیری
ہے آن و شان غوث و خواجہ کی تجھ میں نظر آتی
نیابت شاہ بغداد اور شہ اجمیر سے پائی
جناب غوث اعظم نے تجھے دی آن محبوبی
حضور خواجہ صاحب نے عطا کی خواجگی کی شان

عوام الناس کیا سمجھیں ترا رتبہ ہے جو مولا
مگر یہ جانتے ہیں ہم عقیدہ ہے یہی اپنا
خدا آگاہ ہے اور اس کو یا جو ہے خدا والا
جناب غوث اعظم اور حضور خواجہ صاحب کا
وہ دشمن ہے کرے ہے آپ کی تنقیص جو ناداں

سخاوت اے مرے مولا ہے مشہور جہاں تیری
مجھے اپنا عطا کر دہ نجائے آرزو کوئی
ترا نام مبارک سن کے آیا دور سے میں بھی
عطا پاشی خطا پوشی گہر ریزی و زر بخشی
تمہاری حد سے ہے افزوں نہیں ہے حصر کا امکاں

اگر اک ذرۂ ناچیز پر تیرا قدم گزرے
ترے انوار عرفانی کا کیا کیا تذکرہ کیجے
تو چڑھ جائے فلک پہ غیرت خورشید بن جائے
بدایوں اور دہلی تیری موطن اور مدفن سے
ہوئی ہیں ہفت کشور میں مثال مہر درخشاں

تو سلطان المشائخ ہے تری سرکار ہے عالی
خدا ہی جانتا ہے بس حقیقت ہے جو کچھ تیری
سمجھ سکتے نہیں تیرے مدارج کو مشائخ بھی
لکھوں رتبہ ترا کیا ہے حقیقت مجھ سے عاجز کی
تری درک مراتب میں ہے عقل اولیا حیراں

عنایت کا بیان کیا آپ وہ سلطانِ باذل ہیں
سوال آیا نہیں لب پر اور ہیں سب کی حاصل ہیں
تری دربار میں آئے ہیں ہم جنت میں داخل ہیں
جو تیرے در پہ سائل ہیں وہ لطفِ حق میں شامل ہیں

یہ تیرا روضہ والا ہے مثلِ روضۂ رضوان

غضب ہو جس پہ تیرا وہ سیہ حق کا مجرم ہے
تو جس پر مہرباں ہو پھر اوسے کس بات کا غم ہے
تری شانِ جلالی اور جمالی کا یہ عالم ہے
اثر تیری نگاہِ قہر کا نارِ جہنم ہے

بہارِ باغِ جنت ہے کہ ہے تیرا لبِ خنداں

تری ہر دو ملکو تیرا ہی نہ تنہا فیض شامل ہے
ترا ہے لطف جس پر مصطفےٰ کا فیض شامل ہے
سب ارباب عقیدت کو سراپا فیض شامل ہے
وہ ایسا کون ہے جس پر نہ تیرا فیض شامل ہے

زمیں سے تا فلک جاری ہے تیرا فیضِ بے پایاں

ہے میخانہ مئے عرفان کا اے مولا تری درگاہ
رہا کرتا ہے دورِ جام تیرے در پہ بارہوں ماہ
جلا ہوتا ہے اک ساغر میں میرا اے شہ ذیجاہ
طفیلِ عاشقانِ حق و مستانِ رسول اللہ

پلا دے مجھکو بھی الطاف سے جامِ مئے عرفان

ہمارا عام ہے مولا تری خوانِ پر الوان ہے
ادہر بھی کچھ عنایت ہو تو اہلِ جود و احسان ہے
کرم اوسکا طفیلی حاضرِ دربارِ ذیشان ہے
فقیرِ خستہ جو تیری وطن کا تیرا مہمان ہے

بھروسہ پر تری خوش ہے کہ ہے حب الوطن ایمان

قطعۂ تاریخ نتیجۂ طبعِ بلند و فکرِ آسمان پیوند واقفِ اسرارِ معقول و منقول۔ کاشفِ استارِ فروع و اصول۔ عالمِ المعی فاضلِ لوذعی۔ ذوالمجد والمفاخر ممدوحِ اکابر و اصاغر۔ صاحبِ مضامینِ رنگینہ۔ جنابِ مولانا مولوی محب احمد صاحب متخلص بہ خستہ

طبع شد چون این کلامِ بیمثال
مدحتِ مستانِ جامِ معرفت

خستہ گفتم سالِ طبع و جمعِ آن
بیمثال آمد کلامِ منقبت

۱۳۱۱ھ

قطعۂ تاریخ چکیدۂ کلکِ جواہر سلکِ صاحبِ کمالات مستغنی عن الصفات حبرِ علام۔ نحریرِ فہام۔ یکتای زمان۔ وحیدِ دوران۔ گلشنِ فصاحت را گلِ بیخار۔ جنابِ مولانا مولوی محمد فضل مجید صاحب متخلص بہ سرشار

این ست کلامِ مدحِ پرکیف
شورش افزاے مدح خوانان

خواہی تو اگر سنینِ طبعش
سرشار۔ خمارِ عشق۔ برخوان

۱۳۱۱ھ

ولہ

اے حبذا ذوقِ جامِ مدحت | عالم عالم نمود مفتون
رنگین تاریخ طبع سرشار | گو جامِ مخمسات گلگون

قطعۂ تاریخ ریختۂ خامۂ مشکین ختامہ خالِ عارضِ لطافت وسمۂ ابروی لیاقت۔ نونہالِ گلشنِ خوبی۔ سروِ آزادِ چمنِ محبوبی۔ ذہین وفطین۔ صاحبِ طبعِ رنگین۔ کالسراج المنیر فی الزجاجہ۔ جناب خواجہ عبداللہ صاحب دہلوی المتخلص بہ خواجہ

بانطباعِ چنین مدح یافتم خواجہ | سرورِ بادۂ لبغدا و ونشۂ می چشت
بفیضِ روحِ شہِ بوتراب ہاتفِ غیب | سنش (تجلی نورِ ابوتراب) نوشت

قطعۂ تاریخ طبع زاد حمیدہ اطوار خجستہ کردار نیک خصائل ستودہ شمائل۔ صاحبِ فہمِ سلیم وذہنِ مستقیم۔ رشکِ غالب ذوق۔ جناب مولوی محمد ابراہیم صاحب متخلص بہ شوق

اے شوق چو این کلامِ مدحت | شد طبع لفضل و مجد قادر
گفتم از بہرِ سالِ طبعش | رنگینی خمسہائے نادر ۞
۱۳ ھ

خاتمة الطبع

چمن سرسبز شد ساقی گل و نرگس بباغ آمد | بده جامی که دیگر باغ را چشم و چراغ آمد

چشم دیدن و گوش شنیدن را نوید که بکرم قادر معبود مجید و فضل رسول حمید درین ایام بهار و موسم خوشگوار که ابر آذری عروسان چمن را شست و شو داده ـ و مشاطهٔ قدرت شاهدان گلشن را خلعت بوقلمون پوشانده ـ هر طرف گلها تنگ سبز ازگلشن میخورد ـ و از هر گوشه فوارهٔ سبز جوش میزند ـ یعنی با گلدستهٔ رنگین ـ مجموعهٔ مضامین دلنشین شاهد دلربای بزم فصاحت ـ دلبر شیرین ادای انجمن بلاغت ـ گلزار لطافت را گل و گل نزاکت را بو ـ جسم معانی را چهره و چهره معانی را آبرو ـ سپهر دانش را مهر و مهر بینش را تاب ـ میکدهٔ عرفانی را ساغر و ساغر هوشیاری را می ناب ـ یعنی تازه مخمسات بر قصاید سیاح بحار تجرید ـ سیاح صحاری تفرید ـ عنقای قاف لاهوت ـ شهباز هوای ناسوت ـ نقطهٔ دائرهٔ وجود ـ دائرهٔ مرکز فلک شهود ـ میر شهرستان جبروت سلطان بلکستان ملکوت مصباح دین و ملت ـ هادی طل بی علت ـ مهر سپهر معرفت بدر فلک حقیقت سراج السالکین امام الواصلین حاجی حرمین شریفین حافظ کلام رب المشرقین جناب مولانا حاجی حافظ مولوی عبد القادر محب الرسول صاحب قادری ادام الله ظلال افاداته علی رؤس المسلمین و افاض سحائب افاضاته علی کافة الانام و علینا معهم اجمعین مصنف نغز سخن سرا نثری میسح چرخ سخن گستری ـ خوشنویس نشتر سخن سرکردهٔ هر فن ـ نقاد جواهر معانی ـ صیرفی بازار نکته دانی ـ گوهر خورشید فروغ یکجهتی و یکتائی چراغ افروز محفل محبت و آشنائی صلح صورت والا نژاد نیکو نام ـ خجسته طالع و فرخنده بخت و فرخ فال برگزیدهٔ فضائل ستوده شمائل مصطبه خوشخوئی را مل بیخمار جناب مولانا مولوی محمد ستار بخش صاحب ستار رئیس بدایون و محقق بدیع المثال ناظم و ناثر باکمال لفظ گستر معنی پرور سخن پیوند دانش اندوز دشمن دوان بینش افروز ـ مزاجدان سخن نغز سخن شناس قلم جناب مولانا مولوی محمد کرم احمد صاحب کرم ـ مریدان خاص معتقدان با اختصاص جناب مولانا صاحب مدظلهم بحسن سعی کارپردازان مطبع باحسن وجوه حلیهٔ انطباع در برکشیده روشنی بخش دیدهٔ مشتاقان گردید فقط ـ